پاکستان میں زرعی زمین کا تحفظ و انتفاع سیرت طیبہ کی روشنی میں: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Conservation and Utilization of Agricultural Land in Pakistan in the Light of Seerat Tayyaba: An Exploratory and Analytical Study

Zobia Naz
Ph.D Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, MY University, Islamabad:
zobianaz53@gmail.com

Abstract
Agriculture is the backbone of Pakistan's economy, providing livelihoods to a significant portion of its population. However, the responsible conservation and utilization of agricultural land have become increasingly crucial in the face of urbanization, land degradation , water scarcity, and soil erosion.This article presents an exploratory and analytical study that examines the ethical and sustainable use of agricultural land in Pakistan, guided by the principles of Seerat Tayyaba, an Islamic concept promoting responsible stewardship of natural resources.
Keywords: *Agriculture, urbanization, land degradation, water scarcity, soil erosion, Seerat Tayyaba.*

تمہید

روٹی، کپڑا اور مکان انسان کی بنیادی ضروریات ہیں، ان ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ زمین ہے۔ گویا زراعت کا شعبہ انسان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ پاکستان کی معیشت میں زراعت کا شعبہ کلید کردار ادا کرتا ہے اور ملک کی آبادی کے اہم حصے کو ذریعہ معاش فراہم کرتا ہے لاکھوں لوگ حصول رزق کے لیے براہ راست یا بالواسطہ زراعت پر انحصار کرتے ہیں گویا پاکستان کی معاشی ترقی میں زرعی زمین اور زراعت کا اہم کردار ہے جو کہ نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرنے کا باعث ہے بلکہ اس کی آبادی کے بہت سے افراد کو روزگار بھی فراہم کرتی ہے۔ اس لیے زرعی زمین کی حفاظت بہترین استعمال اور اس سے فائدے کا حصول عصر حاضر میں معاشی اور معاشرتی اور ہر پہلو سے اہمیت کا حامل ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال اور ضیاع کو ناپسند فرمایا ہے ان ہی وسائل میں زرعی زمین کا شمار بھی ہوتا ہے۔

زراعت کا لغوی اور اصطلاحی معنی

پاکستان میں زرعی زمین کا تحفظ و انتفاع سیرت طیبہ کی روشنی میں: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

زراعت کا لفظ عربی زبان کے لفظ الذرع سے ماخوذ ہے جس کے معنی کھیتی باڑی کرنا ہے۔[1]

لسان العرب کے مطابق:

"زرع الحب" بیج کا بونا،"نبات کلی شئ یحرث"ہر اس چیز کا اگانا جسے کاشت کیا جاسکے،"ترخ البذر"یعنی بیج کا پھینکنا"الانبات"یعنی اگانا,"ھی الأرض التی تزرع"یعنی وہ زمین جس میں کاشت کی جائے۔[2]

دائرۃ المعارف میں زراعت کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ:

"الزرعة الغة الزرع و حرفة الزرع وهی من حراثةالأرض و استخراج المحاصل الازمه منهاللقيام الحيوانية "[3]

یعنی زراعت الذرع سے نکلا ہے اور اس سے مراد پیشہ کاشتکاری ہے یہ ایک فن ہے جس کے ذریعے زمین میں کھیتی کر کے حیات انسانی کی بقاء کے لیے ضروری لوازمات کو حاصل کیا جاتا ہے۔

زراعت کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زراعت سے مراد زمین میں کاشتکاری کرنا اور اناج کا بونا ہے تاکہ انسان کی بنیادی ضروریات خوراک کے حصول کو ممکن بنایا جاسکے۔

زراعت کی اہمیت

انسان کی زندگی کی بقاء کا انحصار اشیائے خوردونوش پر ہے۔اور اشیاء کی پیداوار کا تعلق زراعت کے شعبہ سے ہے اس لیے یہ شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر تشریف لانے کے ساتھ ہی زراعت اور کاشتکاری کی ابتداء ہوگئی۔انجیل کے مطابق آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل (قائن) یعنی کا پیشہ کھیتی باڑی تھا۔

"پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔"[4]

زراعت کی ابتداء گھاس، گندم اور جو کے پودوں سے ہوئی۔وقت گزرنے کے ساتھ انسان نے دیگر اقسام سے آگاہی حاصل کی۔

---

[1]۔ابو الفصل عبد الحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات (دہلی: مکتبہ برہان، 1952ء)، 213۔

[2]۔محمد بن جلال الدین ابن منظور، لسان العرب (مصر: مکتبۃ المیریہ، 1301ھ)، 10:3۔

[3]۔بطرس البستانی، دائرہ المعارف (بیروت: دار المعرفہ، 1350ھ)، 199:9۔

[4]۔انجیل، کتاب پیدائش، 4:2۔

زراعت کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ قران کریم میں مختلف مقامات پر زراعت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے ارشاد باری تعالی ہے کہ:

﴿ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۔ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ﴾[5]

(بھلا تم دیکھو جو کچھ تم بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟)

اس آیت مبارکہ میں بونے یعنی کاشتکاری کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح بارش سے باغات اور کھیتی اگانے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے کہ:

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً مُّبَٰرَكًا فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ جَنَّٰتٍ وَحَبَّ ٱلْحَصِيدِ﴾[6]

(اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اُگائے اور کاٹے جانے والے کھیتوں کا اناج۔)

گزشتہ آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بے شک رزاق اللہ تعالی کی ذات مگر اس رزق کے حصول کے لئے کاشتکاری کرنا، کھیتی باڑی کرنا، درخت لگانا ضروری ہے۔

زراعت کی اہمیت احادیث مبارکہ سے بھی واضح ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"[7]

(جب کوئی مسلمان شجر کاری یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا حیوان کھاتا ہے تو اسے صدقہ و خیرات کا ثواب ملتا ہے۔)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کھیتی باڑی نہ صرف انسان اور جانداروں کی دنیا میں ضرورت پوری کرنے کا باعث ہے بلکہ آخرت میں بھی بہترین اجر کے حصول کا ذریعہ ہے۔

زراعت کی اقسام

---

[5]۔ القرآن، 56:63-64۔

[6]۔ القرآن، 50:9۔

[7]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ (بیروت: دارالکتب، 1337ھ)، رقم: 2320۔

زراعت کی چار اہم اقسام ہیں:

1۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جانے والی اور دہرائی جانے والی کاشتکاری: زراعت کی اس قسم میں جنگل کو صاف کرنے کے بعد وہاں کاشتکاری کی جاتی ہے اور یہ کاشتکاری کا عمل تین سے پانچ سال تک جاری رہتا ہے جب تک زمین اپنی زرخیزی کھو نہیں دیتی۔

2۔ خوراک کے لیے کاشتکاری: اس طریقہ کار میں محدود پیمانے پر کسان صرف اپنے خاندان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کاشتکاری کرتے ہیں۔

3۔ چراگاہی کے لیے کاشتکاری: چراگاہی کے لیے کاشتکاری سرد اور مرطوب ماحول میں جانوروں کی پرورش کا عمل ہوتا ہے۔ ایسی زمین فصلوں کی کاشت کاری کے لئے موزوں نہیں ہوتیں تو وہاں جانوروں کی خوراک مثلاً گھاس اور جڑی بوٹیوں کے لئے موزوں ہونے کی بناء پر جانوروں کی خوراک کے لئے مختص کر دی جاتی ہے۔

4۔ انتہائی محنت طلب کاشتکاری: اس قسم میں زیادہ بارشوں اور متنوں پودوں والے منطقہ حار خطوں میں شدید محنت طلب کاشتکاری کی جاتی ہے یہ کاشتکاری بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اور قومی معیشت میں اپنا خاطر خواہ حصہ ڈالتی ہے، اس میں کسان اناج کے لیے ایسی فصلیں اگاتے ہیں جو زیادہ پیداوار دینے والی ہوتی ہیں۔[8]

پاکستان کی زرعی زمین

پاکستان کا کل رقبہ 79.6 ملین ہیکٹر ہے، کل رقبہ میں سے 22.1 ملین ہیکٹر پر کاشت کاری کی جاتی ہے، جبکہ 4.6 ملین ہیکٹر پر جنگلات محیط ہیں۔[9]

زیر کاشت رقبہ کے علاوہ پاکستان کے پاس 9.1 ہیکٹر ایسی زمین موجود ہے جس کو زرعی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔[10]

زراعت کا شعبہ پاکستان کی کل مجموعی ملکی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ شعبہ آبادی کے 4-37 فیصد حصہ کو روزگار فراہم کرتا ہے۔

---

[8].Types.of.agriculture,https://www.faisalzariservice.com/2023/01/
[9]https://www.fao.org/pakistan/our-office/pakistan-at-a-glance
[10]-https://www.independenturdu.com/node/141501.

زراعت کا شعبہ پاکستان کی جی۔ڈی۔پی (Gdp) میں 24 فیصد حصہ فراہم کرتا ہے۔[11]

پاکستان میں زرعی زمین کے تحفظ میں درپیش مسائل

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، زراعت ملکی جی۔ڈی۔پی میں اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن پاکستان میں زراعت کے شعبے کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زراعت کے شعبے میں پاکستان کو درپیش مسائل کی نوعیت درج ذیل ہے۔

شہری آبادکاری:

پاکستان کو زراعت کے شعبہ میں جو اہم مسلہء درپیش ہے وہ زرعی زمینوں پر شہری آبادکاری کا ہے۔ زرعی زمینوں کو ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں تبدیل کرنے کا رجحان عام ہے۔ کھادیں اور دیگر زراعت کے شعبہ سے منسلک اشیاء کے مہنگے ہونے کی وجہ سے نیز کسان کو اس کی محنت کی اصل قیمت نہ ملنے کی وجہ سے جہاں ایک طرف کسان خود اپنی زمینیں بیچنے پر مجبور ہیں وہی دوسری طرف یہ پہلو بھی اہم ہے کہ کسانوں سے ان کی زرعی زمینیں جبراً لی جاتی ہیں اور وہ غیر زرعی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کی ایک مثال راوی ریور فرنٹ اربن ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (آر یو ڈی پی) ہے، جس کا آغاز اگست 2020ء میں اس وقت کے وزیراعظم پاکستان عمران خان نے کیا تھا۔ اس منصوبے کے لئے 10 لاکھ کسانوں، مزدوروں اور کاروباری لوگوں سے جو اراضی لی گئی اس اراضی کا 85 فیصد حصہ زرعی زمین پر مشتمل تھا۔ ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ کے مطابق:

> "To advance the Ravi River project, the government has acted on behalf of private developers to acquire the necessary property, 85 percent of which is agricultural land occupied by nearly one million farmers, laborers, and business owners. Affected farmers who have challenged the legality of the land seizures have faced intimidation and criminal charges brought by the governmental Ravi Urban Development Authority (RUDA), provincial authorities, and project developers, even as these legal challenges remain pending in court."[12]

---

[11]. agriculture-statistics, https://www.pbs.gov.pk/content/.

[12].pakistan-farmers-forcibly-evicted-urban-project,https://www.hrw.org/news/2023/04/11/.

(دریائے راوی کے منصوبے پر پیش رفت کے لیے حکومت نے مطلوبہ اراضی کے لیے نجی ڈویلپرز کے ایماء پر کارروائی کی ہے۔ اس میں سے 85 فیصد زرعی اراضی ہے جس پر تقریباً 10 لاکھ کسانوں، مزدوروں اور کاروباری مالکان کا قبضہ ہے۔ متاثرہ کسان جنہوں نے زمین پر سرکاری قبضے کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا ہے، انہیں سرکاری RUDA، صوبائی حکام، اور پراجیکٹ ڈویلپرز کی طرف سے دھونس دھمکیوں اور فوجداری مقدمات کا سامنا کرنا پڑا ہے، حالانکہ یہ قانونی چیلنجز عدالت میں زیرِ سماعت ہیں۔)

20 دسمبر 2017 ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق سندھ انتظامیہ نے ڈی۔ ایچ۔ اے سٹی کے لئے ہزاروں ایکڑ زرعی زمین بطور تحفہ دے کر 12 ہزار کسانوں کو جو اپنی گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زارعت پر انحصار کرتے تھے اس زرعی زمین سے محروم کر دیا۔ سندھ حکومت نے 11 ہزار 640 ایکڑ کا رقبہ رعایتی قیمت ایک لاکھ روپے فی ایکڑ پر ڈی۔ ایچ۔ اے کو دیا۔[13]

پاکستان میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسٹیاں بنانے کا رواج بڑے شہروں کے ساتھ چھوٹے شہروں میں بھی عام ہے، اسی وجہ سے پاکستان کو اب اپنی اشیائے ضرورت کے لئے درآمدات پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

سال 2023ء کے پہلے چھ ماہ میں پاکستان نے 4 ارب 91 کروڑ 42 لاکھ ڈالرز کی اشیائے خورد و نوش درآمد کیں۔[14]

واضح ہوا کہ پاکستان میں زرعی زمین زرعی مقاصد کے لئے بہت کم استعمال کی جاتی ہے، زرعی زمین غیر مفید منصوبہ جات کی نظر ہونے کے باعث پاکستان کو زرعی ملک ہونے کے باوجود اپنی اشیائے خورد و نوش بھی درآمد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں بھی جس زمین پر آج سے 25 سے 30 سال پہلے کھیتی باڑی کی جاتی تھی اور زرعی زمین سے استفادہ اٹھا کر اپنی غذائی ضروریات کو پورا کیا جاتا تھا، وہاں اب اس زمین پر آبادی میں اضافے کے ساتھ گھر تعمیر کرنے کا رجحان عام ہو گیا ہے، نیز کھاد اور بیج مہنگے ہونے کی وجہ سے بھی لوگ کھیتی باڑی سے دور ہو گئے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ جس کے نتیجے میں آٹے کے بحران کا آئے روز سامنا کرنا پڑتا ہے۔

زمین کا انخطاط

زمین کے انخطاط سے مراد زمین کی پیداواری صلاحیت میں مسلسل کمی کا واقع ہونا ہے۔

---

[13]. https://www.dawnnews.tv/news/1070099.

[14].Imports.of.food.items.bureau.of.statistics,https//urdu.arynews.tv/

انحطاط کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ:

" The term 'degradation' or 'desertification' refers to irreversible decline in the 'biological potential' of the land"[15]

پاکستان میں، زمین کے انحطاط میں جنگلات کی بے دریغ کٹائی، مٹی کا کٹاؤ، آبی کٹاؤ، زمین کی زرخیزی کی کمی اور غذائیت کے منفی توازن شامل ہیں۔ پاکستان میں کل زرعی زمین کا 43 فیصد حصہ انحطاط کا شکار ہے۔ جس میں سے 23 فیصد حصہ سنگین حد تک، 45 فیصد اعتدال اور 32 فیصد ہلکے سطح کا انحطاط پذیر ہے۔ انسانوں کی مختلف سرگرمیاں جیسے کہ جنگلات کی کٹائی، زیادہ چرانا، جڑی بوٹیوں اور پودوں کو تباہ کرنا اور زمین کو تبدیل کرنا نیز زمین پر زراعت کے غیر معیاری طریقہ کار کا استعمال بھی زمین کے انحطاط میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[16]

زراعت کے شعبے میں کیمیائی کھادوں، کیمیکل، کیڑے مار ادویات کا استعمال، زمین کی استعداد سے زیادہ فصلوں کی کاشت نیز زراعت کے غیر مؤثر طریقوں کا استعمال زمین کی زرخیزی کو کم کرنے کا باعث بنتا ہے۔

مٹی کا کٹاؤ

مٹی کے کٹاؤ کی تعریف مٹی کے اوپری حصے کو ہٹانے کے طور پر کی جاتی ہے جس میں پودوں کی نشوونما کے لیے ضروری نامیاتی مادے یا غذائی اجزاء ہوتے ہیں۔ مٹی کا کٹاؤ مٹی کے انحطاط کا باعث بنتا ہے۔[17]

مٹی کے کٹاؤ کی دو صورتیں ہیں ایک ہوا سے کٹاؤ اور دوسرا پانی سے کٹاؤ۔[18]

---

15. Eswaran,H.; R.Lal; P.F. Reich (2001). "Land degradation: an overview". Responses to Land Degradation. Proc. 2nd. International Conference on Land Degradation and Desertification. New Delhi: Oxford Press. Archived from the original on 20 January 2012. Retrieved 5 February 2012.

16. L L Qiu12, M A Koondhar3, Y Y Liu3, W Z Zeng, Land Degradation is The Instinctive Source of Poverty in Rural Areas of Pakistan, IOP Conf. Series: Earth and Environmental Science 86 (2017) 012003.

17. Soil Erosion and Degradation – Causes, Effects, and Solutions, June 17, 2021,https://www.envpk.com/soil-erosion-and-degradation-causes-effects-and-solutions.

18. Lal, R. Soil erosion and the global carbon budget. Environ. Int. 2003, 29, 437–450. https://doi.org/10.1016/S0160-4120(02)00192-7.

پاکستان میں 16 ملین ہیکٹر یعنی 20 فیصد حصہ مٹی کے کٹاؤ اور 11.2 ملین ہیکٹر زمین پانی کے کٹاؤ سے متاثر ہے۔[19]

پاکستان میں ہر سال تقریباً 1 بلین ٹن زرخیز مٹی کٹاؤ کے سبب ضائع ہو جاتی ہے۔[20]

پاکستان میں مٹی کے کٹاؤ کے قدرتی اسباب میں سیلاب، تیز ہوائیں، اور شدید بارشیں شامل ہیں۔ اسکے ساتھ مٹی کے کٹاؤ میں انسانی سرگرمیوں کا عمل دخل بھی ہے۔ مثلاً غیر پائیدار زراعت کے طریقے، جنگلات کی کٹائی، کان کنی کی سرگرمیاں، شہر کاری، صنعت کاری مٹی کے کٹاؤ کے اسباب میں شامل ہیں۔[21]

سیرت طیبہ کی روشنی میں زرعی زمین کا تحفظ واستعمال

حضور اقدس ﷺ نے زراعت کے شعبہ کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف اوقات پر صحابہ کرام کو کاشتکاری اور کھیتی باڑی کی ترغیب دی، آپ ﷺ کے یہ فرامین مبارک زرعی زمین کی حفاظت اور اس استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

زرعی زمین کو زراعت کے شعبہ کے لئے استعمال کرنے کے لئے حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو ان الفاظ میں راغب کیا ہے۔

" مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ "[22]

(جب کوئی مسلمان شجر کاری یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا حیوان کھاتا ہے تو اسے صدقہ وخیرات کا ثواب ملتا ہے۔)

---

[19]. Nasir, A., K. Uchida, M. Shafiq, & M. Khan.Monitoring soil erosion in a mountainous watershed under high rainfall zone in Pakistan.Journal of Rural Environment Engineering 43: 23-30 (2006).

[20]. Pimentel, D.; Burgess, M. Soil Erosion Threatens Food Production. Agric. Ecosyst. Environ. 2013, 3, 443–463.

[21].Soil Erosion and Degradation – Causes, Effects, and Solutions, June17,2021,https://www.envpk.com/soil-erosion-and-degradation-causes-effects-and-solutions.

[22] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، كِتَابُ المُزَارَعَةِ،بَابُ: فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ, ،رقم:2320۔

اس فرمان مبارک سے واضح ہوا کہ زرعی زمین کو نہ صرف اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا مفید ہے بلکہ اگر اس زمین سے کوئی انسان یا دیگر مخلوق میں سے کوئی استعمال کرتا ہے تو کاشتکار کے لئے وہ چیز صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ کی زرعی زمین کو زراعت کے لیے استعمال کیا گیا جس کی بنا پر مدینہ کے لوگ اپنی زرعی ضروریات پوری کرنے میں خود مختار ہوگئے۔ مہاجرین مکہ کے پاس ہجرت مدینہ کے بعد زمین موجود نہیں تھی اس کے باوجود وہ لوگوں سے زمین بٹائی پر لے کر کاشتکاری کرتے تھے۔

قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے روایت کیا ہے کہ:

"مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ» وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَالقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِي بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ: «كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ» وَعَامَلَ عُمَرُ، «النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ"[23]

(مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی حصہ پر کاشتکاری نہ کرتا ہو۔ حضرت علی اور سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود، اور عمر بن عبدالعزیز اور قاسم اور عروہ اور حضرت ابو بکر کی اولاد اور حضرت عمر کی اولاد اور حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرینؒ سب بٹائی پر کاشت کیا کرتے تھے۔ اور عبدالرحمن بن اسود نے کہا کہ میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ کھیتی میں ساجھی رہا کرتا تھا اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کاشت کا معاملہ اس شرط پر طے کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود (حضرت عمرؓ) مہیا کریں تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔)

حضرت جعفر صادق نے انسانی زندگی میں راحت مہیا کرنے والی چیزوں میں زرخیز زمین کو بھی شمار کیا ہے۔

"لَا تَطِيبُ السُّكْنَى إِلَّا بِثَلَاثٍ الْهَوَاءِ الطَّيِّبِ وَ الْمَاءِ الْغَزِيرِ الْعَذْبِ وَ الْأَرْضِ الْخَوَّارَةِ"[24]

یعنی تین چیزوں کے بغیر زندگی کا آرام میسر نہیں آسکتا، خوشبو، وافر میٹھا پانی، زرخیز زمین۔

---

[23] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، كِتَابُ المُزَارَعَةِ، بَابُ: المُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ، رقم:2328۔

[24] ابن شعبہ حرانی، تحف العقول، تصحیح وتعلیق: علی اکبر الغفاری ((قم، جامعہ مدرسین، 1404ھ)، 320۔

زرخیز زمین کسی بھی ملک کے لیے بہترین عطیہ خداوندی ہے۔ پاکستان کو اللہ تعالی نے اس تحفہ سے نوازا ہے۔ اس لیے زمین کے استعمال کے لیے درج ذیل اخلاقی اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

1. کسانوں اور زمینداروں کو زرعی مقاصد کے لیے ایسے طریقے اپنانے چاہیے جو مٹی کے کٹاؤ کو کم سے کم کرتے ہوں اور زمین کی زرخیزی کو بڑھاتے ہوں۔

2. موثر آبپاشی کے نظام کو نافذ کر کہ پانی کی کمی کے مسائل کو کیا جانا چاہیے۔

3. فصلوں کی گردش اور تنوع جیسی حکمت عملی اپنا کر مٹی کی صحت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور کیڑوں کے انفیکشن کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

4. شہروں میں نئی ہاوسنگ سوسائٹیوں کی تعمیر زرعی زمین پر نہ کی جائے۔ نیز دیہاتوں میں نئے گھروں کی تعمیر زرعی کھیتوں میں کرنے کے رجحان کو ختم کیا جائے۔

5. جنگلات کی کٹائی اور مٹی کے کٹاؤ کو کم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں اور پہلے سے موجود جنگلات اور درختوں کی بے دریغ کٹائی نہ کی جائے۔

نتائج

گزشتہ تحقیقی بحث سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاکستان کے کل رقبہ 79.6 ملین ہیکٹر میں سے 22.1 ملین ہیکٹر پر کاشت کاری کی جاتی ہے۔ زرعی ملک ہونے کے باوجود پاکستان کو اپنی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمدات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ پاکستان کے پاس زرعی زمین قدرتی وسائل میں بہترین وسیلہ ہے مگر پاکستان زرعی زمین پر ہاوسنگ سوسائٹیوں کے قیام، زمین کے انخطاط، مٹی کے کٹاؤ جیسے مسائل کا شکار ہے، جس کی وجہ سے زرعی زمین پاکستان میں ہر گزرتے سال کے ساتھ کم ہوتی جا رہی ہے۔ سیرت طیبہ سے زمین کی حفاظت کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے فرامین مبارک زرعی زمین کو زراعت کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ نیز ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ کے باسیوں نے زرعی زمین کو زراعت کے لیے استعمال کر کے اپنی خوراک کی ضرورت کو پورا کیا تھا۔

سفارشات

- پاکستان میں موجود زرعی زمین کو زرعی مقاصد کے لیے مختص و استعمال کرنے کے فوائد حدیث کی روشنی میں سامنے لائے جاسکتے ہیں۔
- زرعی زمین کی حفاظت کے لیے زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لیے درخت لگانے کے فوائد قرآن و حدیث کی روشنی میں تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔
- شہروں میں زرعی زمین پر آبادکاری نہ کی جائے۔ دیہاتوں میں زرعی کھیتوں میں گھر بنانے کے معاشی نقصانات سے لوگوں کو آگاہی دینے کے لیے تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے۔